مولانا شیخ محمد عادل ربانی

متضاد چیزوں کی حکمت

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَاءٍ

(قرآن ۲۸:۷۱) کہو، "کبھی تم نے غور کیا: اگر اللہ تم پر رات کو قیامت کے دن تک مسلسل (لگاتار) کر دے، تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہیں روشنی لا کر دے؟"

اللہ عزّوجلّ نے ہر چیز کو خوبصورتی سے بنایا ہے۔ اُس ﷻ نے اس دُنیوی زندگی کو بھی خوبصورت بنایا ہے۔ اس زندگی میں، ہر چیز کا ایک جوڑ ہے۔ دن اور رات ہے؛ کالا اور سفید؛ ظلم اور انصاف۔ لہٰذا، دنیا میں ہر چیز کا ایک متضاد (مقابل) یا برابر ہے۔ یہ ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ یہ امتحانوں کی دنیا ہے۔ کیونکہ یہ امتحانوں کی دنیا ہے، لہٰذا شیطان بھی ہے اور فرشتے بھی۔ مومن بھی ہیں اور کافر بھی ہیں۔

تو، ہر چیز کا ایک برابر ہوتا ہے۔ کوئی بھی چیز اکیلی نہیں ہوتی۔ کوئی بھی چیز (اپنے آپ میں) ایک نہیں ہے۔ ایک صرف اللہ عزّوجلّ ہے۔ وہ ﷻ سب چیزوں کا مالک ہے۔ اُس ﷻ کا کوئی شریک یا مثال نہیں ہے؛ حاشا! (اللہ کی پناہ)۔ دوسرے سب، کیونکہ وہ انسان ہیں، ان کا یقیناً کوئی متضاد، کوئی اُلٹ ہوتا ہے۔ جو ملتا جلتا ہے وہ ایک ساتھ ہوتا ہے۔ جو اُلٹ ہے وہ اُلٹ کے ساتھ ہوتا ہے۔ مومنین انبیاء کے ساتھ، اور ہمارے پیارے رسول ﷺ کے ساتھ ہوں گے۔ وہ اُن ﷺ کے ساتھ ہوں گے۔ ان کا مقابل کون ہے؟ وہ شیطان ہے۔ شیطان شیطان کے ساتھ ہوگا۔ جو اُس کے راستے پر چلتے ہیں وہ اُس کے ساتھ ہوں گے۔

یہ اللہ عزّوجلّ کی مرضی ہے اس دنیا میں۔ یہ اُس ﷻ کی مرضی ہے۔ کچھ بے وقوف لوگ کہتے ہیں، "اگر میں کچھ کر سکتا..." بہت سے لوگ بغیر سوچے سمجھے بات کرتے ہیں۔ "میں کسی غریب کو نہ چھوڑتا۔ میں کسی کافر کو نہ چھوڑتا۔ میں یہ نہ کرتا، وہ نہ کرتا۔" کبھی کبھی لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں جو اللہ ﷻ کی مخالفت ہوتی ہیں، حاشا! بہرحال، اللہ ﷻ ہی ہے جس نے

مولانا شيخ محمد عادل رباني

تمہیں سب کچھ سکھایا ہے۔ کیا اللہ ﷻ نہیں جانتا؟ "وہ سب کو صرف مومن پیدا کرے۔ صرف مسلمان پیدا کرے۔ انہیں صرف اچھے پیدا کرے۔" اللہ عزّوجلّ کی حکمت یہ ہے کہ ہر چیز کو آزمائش کے لیے پیدا کیا ہے۔

اسی لیے، دنیا میں، انسان کو - ہم یہ بات بار بار کہتے ہیں۔ اور ہم اسے مختلف طریقوں سے بھی کہتے ہیں۔ لیکن سب سے اہم چیز ہے رضا، مطمئن ہونا (اللہ ﷻ سے راضی رہنا)۔ جو کچھ بھی زندگی میں ہو، جو دن گزر رہے ہیں، ان پر اللہ ﷻ سے خوش اور مطمئن رہنا ضروری ہے۔ یہی سب سے اہم ہے۔ اللہ ﷻ نے تمہیں ہر نعمت سے نوازا ہے۔ اللہ ﷻ کا شکر کرو، راضی رہو اور اللہ ﷻ کی اطاعت کرو۔ اللہ عزّوجلّ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ کسی چیز پر اعتراض نہ کرو۔ ہر چیز میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے۔ "لوگوں پر ظلم ہو رہا ہے، لوگ تکلیف میں ہیں۔" ان کا بھی رب ہے، اللہ عزّوجلّ۔ اگر وہ صبر کریں تو اللہ ﷻ انہیں اجر دے گا۔ اور اگر صبر نہ کریں تو وہ بےکار تکلیف اٹھائیں گے۔

اسی لیے، جیسا کہ ہم نے کہا، دنیا کی زندگی میں ہر چیز کا ایک اُلٹ ہے۔ اچھے لوگوں کی طرف ہو جاؤ۔ نور والوں کی طرف ہو جاؤ۔ اندھیرے والوں کی طرف مت جاؤ۔ ظالموں کے ساتھ مت ہو۔ کافروں کے ساتھ مت ہو۔ اچھے لوگوں کے ساتھ رہو، نور والوں کے ساتھ رہو۔ برے لوگوں سے دور رہو۔ بس یہی ہے۔ اگر رات نہ ہوتی تو دن کی پہچان نہ ہوتی۔ جنت میں نہ گرمی ہے نہ دن۔ جنت الگ ہے، دنیا الگ ہے۔

یہ دنیا کی حالت ہے۔ انسان کو یہ معلوم ہونا چاہیے۔ "اگر میں ہوتا، تو یہ کرتا، وہ کرتا۔" سب سے بہترین مثال حضرت مرکز افندی کی ہے۔ ان کے شیخ نے فرمایا، "میں اپنے مریدوں کو امتحان کرلوں۔" کیونکہ وہ انہیں سب سے زیادہ چاہتے تھے۔ کہا، "ہر شخص ایک کاغذ پر لکھے، اگر یہ دنیا اس کے ہاتھ میں ہوتی تو کیا کرتا؟" سب نے جواب دیا، "میں ظالم کو نہ چھوڑتا۔ میں بیماری کو نہ رہنے دیتا۔ میں کوئی برائی کو نہ چھوڑتا۔ میں یہ کرتا، وہ کرتا۔" ہر کسی نے الگ الگ باتیں لکھیں۔ شیخ نے مرکز افندی سے پوچھا، "تم کیا کرتے؟" اسی لیے ان کا نام 'مرکز' افندی ہے۔ انہوں نے کہا، "میں ہر چیز کو اس کے 'مرکز'، یعنی جگہ پر چھوڑتا۔ جیسے ہے ویسے ہی چھوڑتا۔ اللہ ﷻ کا حکم سب سے بہتر ہے۔ مجھے اس کے کسی کام پر اعتراض نہیں۔" یہی حقیقی مومن ہے، مطمئن رہنے والا جو راضی دل والا۔

اللہ ﷻ ہمیں ان لوگوں میں کرے جو اس سے راضی ہیں۔ اللہ ﷻ بھی ہم سے راضی ہو۔ کیونکہ اللہ ﷻ تو ہم سے راضی ہے، لیکن زیادہ تر لوگ اللہ ﷻ سے راضی نہیں ہیں؛ حاشا۔ "نہیں، ایسا ہو، نہیں، ویسا ہو۔" جتنا چاہیں ناراض رہیں، نقصان انہی کا ہے۔ جو لوگ اللہ ﷻ کی مخالفت کرتے ہیں، ان کا کوئی توازن نہیں، کوئی عقل نہیں۔ چاہے جتنے تعلیم یافتہ ہو جائیں، ان کی تعلیم صرف شور ہے۔ ان کی تہذیب صرف شور ہے۔ جو لوگ اللہ عزّوجلّ کی مخالفت کرتے ہیں، ان کے لیے

مولانا شيخ محمد عادل رباني

یہ سب کچھ بیکار ہے۔ اسی لیے، ہمیں ان پر افسوس کرنا چاہیے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ کچھ ہیں اور فخر کرتے ہیں۔ ان سے بھی زیادہ طاقتور لوگوں نے اللہ ﷻ کی مخالفت کی تھی، اور وہ ہمیشہ کے لیے نقصان اور ندامت میں رہیں گے۔ اللہ ﷻ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے۔

ومن الله التوفيق. الفاتحة.

مولانا شیخ محمد عادل ربانی
29 جون 2025/ 4 محرم 1447
لیفکے، قبرص